روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 C.P.L 29-FD

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

منگل 6 فروری 2007ء 17 محرم 1428 ہجری 6 تبلیغ 1386 ہش جلد 57-92 نمبر 27

کمزوروں پر رحم کرو

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جس میں یہ تین باتیں ہوں اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت کا سایہ عطا فرمائے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا۔ وہ کمزوروں پر رحم کرے۔ ماں باپ سے محبت کرے اور خادموں اور نوکروں سے حسن سلوک کرے۔

(جامع ترمذی کتاب صفة القيامه حديث نمبر 2418)

حضرت مسیح موعود مخلوق خدا کی ہدایت اور ہمدردی کیلئے بہت حریص تھے

آپ کی ہمدردی اور شفقت علیٰ خلق اللہ غیر معمولی رنگ رکھتی تھی

اس تعلیم کو اپنے اعمال پر لاگو کرتے ہوئے مخلوق خدا کیلئے پیار کا جذبہ پیدا کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 2 فروری 2007ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 2 فروری 2007ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس میں حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی سیرت کے حوالے سے خدا تعالیٰ کی صفت رحمانیت کے تحت اس کی مخلوق کیلئے جو آپ کے دل میں جذبہ رحم تھا، اس کی پُر لطف انداز میں تصویر کشی فرمائی۔ احمدیہ ٹیلی ویژن نے یہ خطبہ جمعہ براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور انگریزی، عربی، فرانسیسی، بنگلہ اور جرمن زبانوں میں رواں ترجمہ بھی پیش کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کی زندگی نہایت مصروف تھی۔ آپ جہاں باوجود مخالفین کی کارروائیوں کے دین کے دفاع میں تن تنہا بذریعہ تقریر وتحریر ساری دنیا سے جنگ کرتے رہے وہاں اپنے اور دوسروں کیلئے اس بات پر بھی کمربستہ رہے کہ مخلوق خدا کیلئے آپ سراپا شفقت بنے رہیں۔ آپ کی سیرت کا یہ پہلو بھی پوری آب وتاب سے چمکا اس لئے کہ آپ اپنے پیدا کرنے والے اور انعاموں سے نوازنے والے خدا کا شکرگزار بندہ بھی بننا چاہتے تھے جس نے آپ کو الہاماً فرمایا تھا کہ تیرے لئے میں نے اپنی رحمت اور قدرت کو اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جہاں اس رحمت نے روحانی بیماروں کیلئے آپ کے دل میں درد پیدا کیا ہوا تھا وہاں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی جسمانی اور مادی ضرورتوں کیلئے بھی آپ دعا اور تدبیر کیلئے ہمہ وقت تیار رہتے تھے۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے مخلوقِ خدا کی خدمت اور سلوک کے چند ایمان افروز واقعات کا تذکرہ فرمایا جن میں آپ کی بیماروں کے ساتھ ہمدردی، تیمارداری اور ان کے ساتھ حسن سلوک جیسے پہلوؤں کو بطور نمونہ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ سراسر محبت تھی جس سے آپ کا دل بھرا ہوا تھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کبھی کسی سائل کو ردّ نہ کرتے تھے بلکہ بعض ضرورت مندوں کا احساس کرکے خود ہی ان کی مدد فرمایا کرتے تھے چنانچہ ایک مخلص کو یہ کہہ کر کچھ رقم دی کہ موسم سرما ہے آپ کو کپڑوں کی ضرورت ہوگی۔ آپ کی عام عادت تھی کہ جو کچھ کسی کو دیتے تھے وہ کسی نمائش کیلئے نہیں بلکہ محض خدا تعالیٰ کی رضا اور شفقت علیٰ خلق اللہ کے خیال سے دیتے تھے۔ اس لئے آپ متعدد مرتبہ حاجتمندوں کی ضرورت پوری فرماتے تھے اور اس میں کسی دوست، دشمن یا مذہب کا امتیاز نہ تھا اور کبھی دوسروں کو تحریک کرنے کیلئے اور عملی سبق دینے کے واسطے اعلانیہ بھی کرتے تھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود بچوں کے ساتھ بھی حسن سلوک فرمایا کرتے تھے۔ آپ بچوں کو مارنے اور ڈانٹنے کے سخت مخالف تھے۔ آپ بچوں کی شرارتوں اور شوخیوں پر کبھی غصے میں نہیں آتے تھے اور نہ ہی انہیں مارتے اور جھڑکتے تھے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہمارے واقفین ڈاکٹروں کو یہ بات مدنظر رکھنی چاہئے۔ ان کو ہمیشہ مریضوں کے جذبات کا خیال رکھنا چاہئے اور ان کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنا چاہئے کیونکہ مریض کی آدھی مرض ڈاکٹر کے حسن اخلاق سے پیش آنے کی وجہ سے ہی ختم ہو جاتی ہے۔ اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ احمدی زمینداروں، خاص طور پر سندھ کے زمیندار، تھر کے علاقے کے لوگوں کیلئے اپنے دل میں رحمدلی کا جذبہ پیدا کریں انہیں پوری مزدوری دیا کریں اور جس حد تک ہوسکتا ہے ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا چاہئے۔ یہ بھی اس علاقے میں دعوت الی اللہ کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے انسانوں کے علاوہ جانوروں کے ساتھ بھی حسن سلوک کے نظارے پیش فرماتے ہوئے چڑیاں پکڑنے والا واقعہ بیان فرمایا۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ جس میں رحم نہیں اس میں ایمان نہیں۔ آپ جانوروں پر ظلم برداشت نہیں کرتے تھے۔ ایک دفعہ جب بچوں نے ایک کتے کو گھر میں بند کرکے مارنا چاہا تو کتے کے شور کرنے پر آپ کو علم ہوگیا۔ آپ ناراض ہوئے اور اس کتے کو آزاد کرادیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ بحالت نماز آپ کی آواز میں اس قدر درد اور سوزش ہوتی تھی کہ سننے والے کا پتہ پانی ہوتا تھا اور آپ اس طرح پر آستانہ الٰہی پر گریہ وزاری کرتے تھے جیسے کوئی عورت دردزہ سے بیقرار ہو اور اس حالت میں آپ مخلوق خدا کیلئے دعائیں کرتے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کہتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ غور سے سنا تو آپ مخلوق الٰہی کیلئے طاعون کے عذاب سے بچنے کیلئے دعا کر رہے تھے کہ الٰہی! اگر یہ لوگ طاعون کے عذاب سے ہلاک ہوجائیں گے تو پھر تیری عبادت کون کرے گا۔ الغرض کہ آپ مخلوق کی ہدایت اور ہمدردی کیلئے بہت زیادہ حریص تھے۔ آپ کی ہمدردی اور شفقت علیٰ خلق اللہ اپنے رنگ میں بے نظیر تھی۔

حضور انور نے آخر پر فرمایا کہ آج ہم سب احمدیوں کا فرض ہے کہ آپ کی دعاؤں کو اپنی دعاؤں میں شامل کریں اور آپ کی دعاؤں سے بھی حصہ لیں۔ آپ کی تعلیم کو اپنے اعمال پر لاگو کرتے ہوئے مخلوق خدا سے جذبہ ہمدردی کے تحت اس پیغام کو بھی لوگوں تک پہنچائیں اور اپنی استعدادوں کے مطابق اپنی دعاؤں کو زیادہ سے زیادہ کریں تاکہ جس پیغام کو پھیلانے کیلئے آپ آئے تھے اس میں ہم بھی نحن انصار اللہ کا نعرہ لگاتے ہوئے شامل ہوجائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

احمدی ڈاکٹر وقف کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 15 دسمبر 2006ء میں افریقہ میں ڈاکٹروں کی ضرورت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

''بات چلی ہے تو میں ذکر کردوں جماعت کے ہسپتال ہیں پاکستان میں بھی ربوہ میں بھی اور افریقہ میں بھی۔ وہاں ڈاکٹروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان کو بھی گو کہ تنخواہ بھی مل رہی ہوتی ہے ایک حصہ بھی مل رہا ہوتا ہے لیکن شاید باہر سے کم ہو۔ تو بہرحال خدمت خلق کے جذبے کے تحت ڈاکٹروں کو بھی اپنے آپ کو وقف کرنا چاہئے۔ چاہے 3 سال کے لئے کریں۔ چاہے 5 سال کے لئے کریں۔ زندگی کے لئے کریں۔ لیکن وقف کرکے آگے آنا چاہئے اور یہی چیزیں ہیں جو ان کو پھر اللہ تعالیٰ کا قرب عطا کریں گی اور ان پر اتنے فضل ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت ان پر جلوہ گر ہوگی''۔

مجلس نصرت جہاں کے تحت وقف کے خواہشمند دین کی خدمت کا جذبہ رکھنے والے مخلص ڈاکٹر صاحبان درج ذیل پتہ پر مزید معلومات کے لئے رابطہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس نصرت جہاں، بیت الاظہار۔ بالائی منزل احاطہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ فون 047-6212967

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ)

سیکرٹری احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن پاکستان کی تقرری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ کی تقرری بطور سیکرٹری احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن پاکستان کی منظوری عنایت فرمائی ہے۔ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن پاکستان کے صدر مکرم جنرل (ر) ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب کیلئے یہ اعزاز بابرکت فرمائے۔ آمین

(ناظر امور عامہ)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کسی خاص قوم تک محدود نہیں بلکہ وہ سب قوموں کا ربّ ہے

تمام ملکوں کا وہی ربّ ہے۔ اسی سے تمام موجودات پرورش پاتی ہیں اور ہر ایک وجود کا وہی سہارا ہے

صفت ربوبیت سے بھی سب سے بڑھ کر فیض پانے والے آنحضرت ﷺ ہیں

حضرت اقدس نبی اکرم محمد مصطفی ﷺ کی پاکیزہ زندگی سے نہایت ایمان افروز واقعات کا تذکرہ جن میں اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت کی شان خاص طور پر جھلکتی دکھائی دیتی ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مؤرخہ 8/دسمبر 2006ء(8/فتح 1385 ہجری شمسی) بمقام بیت الفتوح، لندن۔ برطانیہ

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

اللہ تعالیٰ جو ربُّ العالمین ہے اُس کی صفت ربوبیت ایک تو عام ہے جس سے ہر انسان، چرند، پرند بلکہ زمین و آسمان کی ہر چیز اور ہر ذرّہ فیض پا رہا ہے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''ربُّ العالمین کیسا جامع کلمہ ہے اگر ثابت ہو کہ اجرام فلکی میں آبادیاں ہیں تب بھی وہ آبادیاں اس کلمہ کے نیچے آئیں گی''۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 42 حاشیہ)

پھر آپ فرماتے ہیں: ''اور یہ کہہ کر حقیقت سے ہمیں خبر دے دی کہ وہ ربُّ العالمین ہے یعنی جہاں تک آبادیاں ہیں اور جہاں تک کسی قسم کی مخلوق کا وجود موجود ہے خواہ اجسام خواہ ارواح ان سب کا پیدا کرنے والا اور پرورش کرنے والا خدا ہے''۔ یعنی چاہے مادی جسم ہو، چاہے روح ہو، اس کا پیدا کرنے والا اور پرورش کرنے والا خدا ہے۔ ''جو ہر وقت ان کی پرورش کرتا اور ان کے مناسب حال ان کا انتظام کر رہا ہے اور تمام عالموں پر ہر وقت، ہر دم اس کا سلسلۂ ربوبیت اور رحمانیت اور رحیمیت اور جزا سزا کا جاری ہے''۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 41-42 حاشیہ)

تو یہ اللہ تعالیٰ کا ایک عام فیض ہے جو ہر چیز کے حصے میں آ رہا ہے یا ہر چیز اس سے فیض پا رہی ہے، حصہ لے رہی ہے، لیکن اس کی ربوبیت کا ایک امتیازی سلوک اُن لوگوں سے ہے جو خدا تعالیٰ کے خاص بندے ہیں اور ان میں سب سے اوّل نمبر پر انبیاء علیہم السلام ہیں اور انبیاء میں سے سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

آج مَیں اللہ تعالیٰ کے ان خاص بندوں کے بعض واقعات کا ذکر کروں گا جو اللہ تعالیٰ کے خاص سلوک کے حصہ دار بنے اور جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کے تمام انعاموں کی طرح صفت ربوبیت سے بھی سب سے بڑھ کر فیض پانے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

مَیں چند واقعات یہاں بیان کروں گا جن سے پتہ چلتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ آپؐ کی خواہشات اور ضرورتوں کو پورا فرمایا کرتا تھا اور نہ صرف براہ راست آپؐ بلکہ آپ کی وجہ سے آپ کے صحابہ بھی اُن انعاموں سے حصہ لیتے تھے جو صفت ربوبیت کے تحت اللہ تعالیٰ آپ پر فرماتا تھا۔ جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پیدائش کے وقت سے، بلکہ اس سے بھی پہلے سے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا ایک روشن نشان ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ہر لمحہ ربّ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جلووں کی شان دکھانے والا ہے جس کا بیان نہ کسی طرح سمیٹا جا سکتا ہے، نہ ختم ہو سکتا ہے۔ اس میں روحانی معجزات کے جلوے بھی ہیں جن سے خدا تعالیٰ کی صفت ربوبیت کا پتہ چلتا ہے اور ظاہری مادی معجزات بھی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ اپنے پیارے کے ساتھ اپنی صفت کا اظہار فرمایا کرتا تھا۔

سب سے پہلے میں حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں ربوبیت کے ایک عظیم روحانی جلوے کا ذکر کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ''ربّ العالمین کی صفت نے کس طرح پر آنحضرت ﷺ میں نمونہ دکھایا۔ آپؐ نے عین ضعف میں پرورش پائی۔ کوئی موقع مدرسہ، مکتب نہ تھا جہاں آپؐ اپنے روحانی اور دینی قویٰ کو نشوونما دے سکتے۔ کبھی کسی تعلیم یافتہ قوم سے ملنے کا موقع ہی نہ ملا۔ نہ کسی موٹی سوٹی تعلیم کا ہی موقع پایا اور نہ فلسفہ کے باریک اور دقیق علوم کے حاصل کرنے کی فرصت ملی۔ پھر دیکھو کہ باوجود ایسے مواقع کے نہ ملنے کے قرآن شریف ایک ایسی نعمت آپؐ کو دی گئی جس کے علوم عالیہ اور حقہ کے سامنے کسی اور علم کی ہستی ہی کچھ نہیں۔ جو انسان ذرا سی سمجھ اور فکر کے ساتھ قرآن کریم کو پڑھے گا اس کو معلوم ہو جاوے گا کہ دنیا کے تمام فلسفے اور علوم اس کے سامنے ہیچ ہیں اور سب حکیم اور فلاسفر اس سے بہت پیچھے رہ گئے''۔

(الحکم 17/اپریل 1900ء صفحہ 3۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود جلد نمبر 1 صفحہ 171)

تو دیکھ لیں جس طرح آج سے چودہ سو سال پہلے قرآن کریم زندہ کتاب تھی، اُس وقت اور اُن حالات کے مطابق اُن لوگوں کے لئے نصیحت تھی، اُن کے سوالوں اور اُن کی ضروریات کو پورا کر رہی تھی، آج اِس زمانے میں جب انسان کے سامنے نئے نئے مضامین اور ایجادات ہیں تو اس بارے میں بھی یہ کتاب خبر دے رہی ہے اور یہ سب معجزے جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کسی دنیاوی علم اور فلسفے کو جاننے والے کا کام نہیں ہے بلکہ اس ربّ العالمین کا کام ہے جس نے پہلے دن سے ہی آپؐ کو اپنی آغوش میں لے لیا تھا۔ آپ کے اٹھنے بیٹھنے، آپؐ کے مزاج، آپ کی تربیت کی انفرادیت اس زمانے میں بھی ہر ایک کو نظر آتی تھی۔ یہ سب تربیت کسی اکیڈمی کی یا کسی ادارے کی یا کسی شخص کی مرہون منت نہیں تھی بلکہ یہ تربیت، یہ سب ٹریننگ براہ راست اس ربّ العالمین کا کام تھا۔ تو آپؐ کے اِن سب علوم کو نہ جاننے بلکہ پڑھنا تک نہ جاننے کی گواہی قرآن کریم نے دی ہے۔

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

پہلی وحی پر ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ کہ مَیں تو پڑھنا نہیں جانتا، تو فرشتے نے تین دفعہ اپنے ساتھ لگا کر بھینچا لیکن ہر دفعہ آپ کا یہی جواب ہوتا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی (-) (العلق:2) اپنے ربّ کا نام لے کر پڑھ جس نے سب اشیاء کو پیدا کیا ہے۔ اور پھر دیکھ لیں اس ربّ نے، جس نے زمین و آسمان کی ہر چیز کو پیدا کیا ہے، آپؐ کے ذریعہ سے علوم و معرفت کے وہ خزانے ہم تک پہنچائے جس کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ اور معترضین، جن میں آج کے پوپ بھی شامل ہوگئے ہیں، یہ کہتے ہیں کہ قرآن نے نیا کیا دیا؟ اس پہلی وحی میں ہی اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے ذریعہ سے یہ اعلان فرما دیا تھا کہ ربّ کا تصور تو ہر مذہب میں ہے لیکن ہر مذہب نے اس میں بگاڑ پیدا کر لیا ہے اور اس ربّ کے تصور کو بگاڑنے کے بعد چھوٹے چھوٹے ربّ پیدا کر لئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس بندے کے ذریعہ سے ربّ کی پہچان کرو جس کی ہر بات کا آغاز ہی اپنے ربّ کے نام کے ساتھ ہوتا ہے جو خالصتاً میری پرورش میں پروان چڑھا ہے اور اس کے علوم و معرفت کے کمالات کا منبع بھی مَیں ہی ہوں۔ لیکن جنہوں نے ظلم پر ہی کمر کس لی ہو اور جہالت اور بغض اور عناد ان کا شیوہ ہو ان کو کچھ نظر نہیں آتا کہ کیا نئی چیز دی۔ قرآن نے پہلے ہی اس کا اعلان فرما دیا ہے کہ یہ جو تعلیم ہے ان کی سمجھ میں نہیں آسکتی۔ ایسے لوگوں کو اس دشمنی کی وجہ سے قرآن کریم کے نشانات اور آیات بجائے فائدہ دینے کے اور اس کے نہ سمجھنے کی وجہ سے ان کو خسارے میں بڑھائیں گے۔ پس یہ ان کی قسمت ہے۔

بہرحال ربوبیت کے اس عظیم اظہار کے ذکر کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روزمرہ زندگی میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے جو نظارے ہمیں نظر آتے ہیں، اس کا مَیں ذکر کرتا ہوں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ بیان تو کبھی ختم نہیں ہوسکتا تاہم چند واقعات پیش کرتا ہوں۔

ایک سفر کا واقعہ ہے جس کے دوران ایک قافلے نے ایک جگہ پڑاؤ کیا لیکن سفر کی تھکاوٹ کی وجہ سے فجر کی نماز کے لئے وقت پر کسی کی آنکھ نہیں کھلی، ساروں کی آنکھ دیر سے کھلی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہاں سے کوچ کرو، یہاں نہیں ٹھہرو۔ پھر کچھ فاصلے پر جا کر وضو وغیرہ کر کے نماز پڑھی گئی۔ اس کے بعد ایک صحابی نے پیاس کی شکایت کی کہ پیاس لگ رہی ہے، وہاں پانی کی کمی تھی۔ آپؐ نے اپنے دو ساتھیوں کو پانی لینے کے لئے بھیجا۔ اس واقعہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کیا کیا انتظام فرمائے جو اپنوں کے ایمان میں بھی اضافے کا باعث بنے اور غیر کو بھی حیران کر گئے۔ یہ ایک لمبی حدیث ہے، پہلے حصے کو چھوڑ کر مَیں اتنا حصہ لیتا ہوں۔ یہ لکھا ہے کہ لوگوں نے آپؐ کے پاس پیاس کی شکایت کی، آپؐ اترے اور کسی شخص کو آواز دی اور حضرت علیؓ کو بلایا اور فرمایا کہ تم دونوں جاؤ اور پانی ڈھونڈ کر لاؤ۔ اس پر وہ دونوں چل پڑے اور ایک عورت کو اپنے اونٹ پر سوار پانی کے دو مشکیزوں یا دو پکھالوں کے درمیان بیٹھے ہوئے دیکھا اور انہوں نے اس سے پوچھا کہ پانی کہاں ہے؟ تو اس نے کہا مَیں نے کل اس وقت وہاں پانی دیکھا تھا اور ہمارے آدمی اب پیچھے ہیں۔ دونوں نے اس کو کہا کہ چلو۔ اس نے پوچھا کہاں؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس۔ وہ عورت مسلمان نہیں تھی، کہنے لگی وہی جسے صابی کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں وہی ہے، بہرحال تم چلو۔ اسے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لے کر آئے اور آپؐ کو سارا واقعہ بتایا۔ حضرت عمرانؓ کہتے ہیں کہ انہوں نے اس کو اس کے اونٹ سے نیچے اتارا اور نبی کریم ﷺ نے ایک برتن منگوایا اور اس میں ان دو مشکیزوں کے دہانوں سے پانی ڈالا اور ان کے اوپر کے دہانوں کے منہ تسموں سے، ڈوری سے بند کر دیئے جس طرح پہلے بند تھے اور نیچے کے دہانے چھوڑ دیئے اور لوگوں میں اعلان کر دیا کہ پانی لے لو، پیو بھی اور پلاؤ بھی، وہ کہتے ہیں جس نے جتنا چاہا پانی پیا اور پلایا۔

آگے اس کا بیان ہے اس پانی کے ساتھ جو کچھ کیا جا رہا تھا، اتنی فراوانی سے اس پانی کو خرچ کیا جا رہا تھا کہ وہ عورت کھڑی دیکھ رہی تھی کہ مَیں ایک دن کی مسافت سے پانی لے کے آئی ہوں پتہ نہیں اب میرے پانی کا کیا بنے گا۔ لیکن کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم ان مشکیزوں سے لوگ ایسی حالت میں ہٹے کہ ہمیں معلوم ہوتا تھا کہ وہ اُس وقت سے بھی زیادہ بھری ہوئی ہیں، یعنی جب وہ عورت پانی کی وہ مشکیں لے کر آ رہی تھی تو یہ سب پانی نکالنے کے بعد بھی بجائے اس کے کہ اس کی پانی کی مشکیں خالی ہوتیں دیکھنے والے کہتے ہیں کہ وہ پہلے سے بھی زیادہ بھری ہوئی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عورت کے لئے کچھ اکٹھا کرو۔ کہتے ہیں کہ اس کے لئے خشک کھجوریں اور کچھ آٹا اور کچھ ستو وغیرہ اکٹھے کئے گئے یہاں تک کہ اس کے لئے بہت ساری خوراک جمع ہوگئی۔ اس عورت کو اس کے اونٹ پر سوار کیا اور ایک کپڑے میں ڈال کر وہ کپڑا اس کے سامنے رکھ دیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم جانتی ہو ہم نے تمہارے پانی سے کچھ بھی کم نہیں کیا لیکن اللہ ہی ہے جس نے ہمیں پلایا۔ اس کے بعد وہ اپنے گھر والوں کے پاس آئی اور کسی نے اس سے پوچھا کہ اے فلانی تجھے کس چیز نے روکا تھا؟ کہنے لگی عجیب بات ہوئی ہے۔ مجھے دو آدمی ملے اور مجھے اس شخص کے پاس لے گئے جس کو صابی کہتے ہیں اور اس نے اللہ کی قسم ایسا ایسا کیا اور وہ اِس اور اُس یعنی اس نے زمین و آسمان کی طرف اشارہ کیا، کے درمیان تمام لوگوں سے بڑھ کر جادوگر ہے۔

تو دیکھیں اس بیابان میں جہاں دُور دُور تک پانی کا نشان نہیں تھا اللہ تعالیٰ نے اس عورت کو بھیج کر ان سب کے لئے پانی کا انتظام فرمایا۔ تو یہ ہے (-) کا ربّ جو حاجت کو پورا کرتا ہے۔ پیاسوں کی پیاس بجھائی۔ بظاہر اس عورت کو ایک ذریعہ بنایا تھا کہ قانون قدرت بھی استعمال ہو لیکن اس پانی میں اتنی برکت ڈالی کہ اس کے پانی کے مشکیزوں میں کمی کا کیا سوال ہے، پانی پہلے سے بھی زیادہ بڑھ گیا جس نے اس عورت کو بھی حیران کر دیا۔ آنحضرت ﷺ نے اس عورت کو بتا دیا کہ یہ نہ سمجھو کہ ہمیں پانی مہیا کرنے والی تم ہو، نہ یہ سمجھو کہ ہم نے ظلم سے تمہارا پانی چھین لیا ہے۔ یہ ایک ظاہری ذریعہ تھا جس کو ایک مومن انسان کو استعمال کرنا چاہئے ورنہ ہمیں پالنے والا اور ہماری ضروریات کو پورا کرنے والا ہمارا ربّ ہے جس نے ہمیں بھی پانی پلایا اور تمہیں بھی کسی قسم کی کمی نہیں آنے دی۔ اس نے اس بات پر حیران ہو کر اپنے گھر والوں کو بتا دیا تھا کہ وہ ایک بہت بڑا جادوگر ہے لیکن اس کو کیا پتہ تھا کہ یہ جادو نہیں، یہ تو ربّ محمد ﷺ کا اپنے بندے اور اس کے ساتھیوں کی ضرورت پوری کرنے کے لئے اپنی ربوبیت کا اظہار تھا۔

اور پھر جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میرے بندے میری صفات کا رنگ اختیار کریں اور آنحضرت ﷺ سے زیادہ کون اس میں رنگین ہوسکتا تھا۔ آپؐ نے اس عورت کے پانی میں کمی نہ ہونے کے باوجود بلکہ زیادتی کے باوجود اس کی اس خدمت کی وجہ سے اس کے لئے کھانے کا سامان جمع کروایا جو اس کے اونٹ پر لاد دیا۔ یہ بھی احسان تھا جو صفت ربوبیت کی وجہ سے ہی آپؐ نے کیا تھا۔ تو یہ عورت اُن مسلمانوں کو پانی پلا کر یا آنحضرت ﷺ کو پانی پلا کر اللہ تعالیٰ کے احسان سے بھی حصہ لے گئی کہ پانی میں کوئی کمی نہ ہوئی اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احسان سے بھی حصہ لے گئی۔

پھر ایک واقعہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے جس کو مختلف صفات کے ساتھ، مختلف رنگ میں پیش کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ بھی اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اظہار ہے۔ جیسا کہ مَیں پہلے بتا چکا ہوں کہ ربّ کا ایک مطلب غریب کی بھوک ختم کرنے والے کا بھی ہے۔ اس واقعہ کی تفصیل ہم ابوہریرہؓ سے ہی سنتے ہیں۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ابتدائی ایام میں بھوک کی وجہ سے مَیں اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا یا زمین سے لگاتا تاکہ کچھ سہارا ملے۔ ایک دن میں ایسی جگہ پر بیٹھ گیا جہاں سے لوگ گزرتے تھے۔ میرے پاس سے حضرت ابوبکرؓ گزرے۔ مَیں نے ان سے ایک آیت کا مطلب پوچھا۔ میری غرض تھی کہ مجھے کھانا کھلائیں گے مگر وہ آیت کا مطلب بیان کر کے گزر گئے۔ پھر حضرت عمرؓ سے پوچھا وہ بھی اسی طرح گزر گئے۔ کہتے ہیں اس کے بعد آنحضرت ﷺ گزرے تو آپؐ سے بھی اس آیت کا مطلب پوچھا۔ آپ نے تبسم فرمایا۔ میری حالت دیکھی، مسکرائے اور میرے دل کی کیفیت کو بھانپ لیا۔ آپؐ نے بڑے مشفقانہ انداز میں فرمایا کہ اے ابوہریرہ! مَیں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! حاضر ہوں۔ آپؐ نے فرمایا میرے ساتھ آؤ۔ مَیں آپ ﷺ کے پیچھے ہولیا۔ جب آپ ﷺ گھر پہنچے اور اندر جانے لگے تو کہتے ہیں مَیں نے بھی اندر آنے کی اجازت مانگی۔ آنحضرت ﷺ نے اجازت دے دی۔ آپؐ کی اجازت سے اندر چلا گیا۔ آپ اندر گئے تو دیکھا کہ وہاں دُودھ کا ایک پیالہ پڑا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ یہ دُودھ کہاں سے آیا ہے؟ گھر والوں نے بتایا کہ فلاں شخص یا فلاں

عورت تحفہ دے گئی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ابوہریرہ! کہتے ہیں مَیں نے کہا یا رسول اللہ! مَیں حاضر ہوں۔ آپؐ نے فرمایا سب صُفّہ میں رہنے والوں کو بلا لاؤ۔ یہ لوگ اسلام کے مہمان تھے اور ان کا نہ کوئی گھر بار تھا نہ کاروبار۔ جب حضور ﷺ کے پاس صدقے کا مال آتا تو ان کے پاس بھیج دیتے اور خود کچھ نہ کھاتے اور اگر کہیں سے تحفہ آتا تو آپ ﷺ صُفّہ والوں کے پاس بھی بھیجتے اور خود بھی کھاتے۔ تو بہرحال کہتے ہیں حضور ﷺ کا فرمان کہ مَیں ان کو بلا لاؤں، مجھے بڑا ناگوار گزرا، ایک پیالہ دودھ کا ہے اور یہ سارے آ جائیں گے تو یہ کس کس کے کام آئے گا۔ مَیں سب سے زیادہ ضرورت مند ہوں تا کہ پی کر مجھے کچھ طاقت ملے لیکن بہرحال حضور کا ارشاد تھا تو میں بلا لایا۔ پھر کہتے ہیں کہ سب لوگ آ گئے اور اپنی اپنی جگہ پر جب بیٹھ گئے تو حضور ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ باری باری یہ پیالہ سب کو پکڑاتے جاؤ۔ کہتے ہیں تب مَیں نے دل میں خیال کیا کہ اب تو یہ دودھ مجھے نہیں مل سکتا۔ بہرحال کہتے ہیں مَیں پیالے کو ہر آدمی کے پاس لے جاتا رہا، سارے اچھی طرح سیر ہو کر پیتے رہے، آخر میں پیالہ آنحضرت ﷺ کو دیا تو آپؐ نے میری طرف دیکھا اور مسکرا کے فرمایا کہ اباہرؓ! مَیں نے کہا یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا اب تو صرف ہم دونوں رہ گئے ہیں۔ مَیں نے کہا حضور ٹھیک ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ بیٹھو اور خوب پیو، جب مَیں نے بس کیا تو فرمایا ابوہریرہ اور پیو۔ مَیں پھر پینے لگا۔ جب مَیں پیالے سے منہ ہٹاتا تو آپ فرماتے ابوہریرہ اور پیو، جب اچھی طرح سیر ہو گیا تو عرض کیا کہ جس ذات نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے اس کی قسم اب تو بالکل گنجائش نہیں۔ چنانچہ مَیں نے پیالہ آپ کو دے دیا۔ آپؐ نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد کی پھر بسم اللہ پڑھ کر دُودھ نوش فرمایا۔

(بخاری کتاب الرقاق باب کیف کان عیش النبی ﷺ واصحابہ وتخلیھم من الدنیا)

تو یہ ہے ربّ، جو ربّ العالمین بھی ہے جس نے ظاہری اسباب کے قانون کے تحت ایک دودھ کا پیالہ مہیا فرمایا اور پھر اس میں اتنی برکت ڈالی کہ وہ کئی بھوکوں کی بھوک ختم کرنے کے کام آ گیا۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سحری کے بغیر روزہ رکھنے سے منع فرمایا تو مسلمانوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ تو سحری کے بغیر روزہ رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم میں سے کون میری مانند ہے، میرا ربّ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ بعض مواقع ایسے آتے ہوں گے کہ بھوک کا احساس اس طرح نہیں ہوتا۔ مگر جب لوگ سحری کے بغیر روزے سے باز نہ آئے تو آپ نے ایک دن ان کے ساتھ سحری کے بغیر روزہ رکھا، پھر ایک اور روزہ رکھا، پھر جب لوگوں نے چاند دیکھا تو حضورؐ نے فرمایا اگر چاند نظر نہ آتا تو میں کئی دن تک تمہارے لئے اسی طرح روزہ رکھتا جاتا۔ گویا ان لوگوں کے باز نہ آنے کی وجہ سے سزا کے طور پر اور یہ بتانے کے لئے فرمایا کہ تمہاری استعدادیں میرے برابر نہیں ہو سکتیں، مَیں تو اللہ کا نبی ہوں۔

(بخاری کتاب الصوم باب التنکیل لمن اکثر الوصال)

............حضرت مسیح موعود نے چھ ماہ مسلسل روزے رکھے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''ایک دفعہ ایّام جوانی میں ایسا اتفاق ہوا کہ ایک بزرگ معمر صورت مجھ کو خواب میں دکھائی دیا اور اس نے یہ ذکر کر کے کہ کسی قدر روزے انوار سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے''۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا جو نور ہے اس سے حصہ پانے کے لئے اور اس کو حاصل کرنے کے لئے روزے رکھنا بھی سنت نبوی ہے، انبیاء کی سنت ہے۔ ''اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ مَیں یہ سنت اہل بیت اور رسالت کو بجا لاؤں''۔

پھر فرماتے ہیں کہ ''جب مَیں نے چھ ماہ کے روزے رکھے تو ایک طائفہ، ایک وفد...... کا مجھے ملا اور انہوں نے کہا کہ تم نے کیوں اپنے نفس کو مشقت میں ڈالا ہوا ہے اس سے باہر نکل''۔ تو فرماتے ہیں کہ ''جب اس طرح انسان اپنے آپ کو خدا کی راہ میں مشقت میں ڈالتا ہے تو وہ ماں باپ کی طرح رحم کر کے اسے کہتا ہے کہ تو کیوں مشقت میں پڑا ہے''۔ تو اس طرح اپنے بندے کا خیال کرنا بھی صفت ربّ کا ہی فیض ہے۔ بہرحال انبیاء کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا علیحدہ سلوک ہے، اس کا سب سے زیادہ اظہار آنحضرت ﷺ کی ذات میں ہوا اور پھر ہر ایک کے ساتھ اپنے اپنے لحاظ سے ہوتا ہے۔

اِن روزوں کے دنوں میں حضرت مسیح موعود کی خوراک چند لقمے تھے بلکہ لکھا ہے کہ چند تولے خوراک ہو گئی۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے آقا کی غلامی میں آپ کو یہ جلوہ دکھا رہا تھا لیکن ہر کوئی یہ نہیں کر سکتا۔ عام مسلمانوں کے لئے تکلیف مالا یطاق تھی، طاقت سے باہر تھی اس لئے آنحضرت ﷺ نے بغیر سحری کھانے کے روزہ رکھنے سے خود ہی روکا تھا۔

پھر ایک واقعہ جو معجزے میں بیان کیا جاتا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت کے تحت ہی ہے۔ جب جنگ میں بھوکوں کو کھانا کھلایا اور ایک ہزار صحابہؓ نے کھانا کھایا۔ جنگ خندق کے موقع پر جب ایک صحابی نے گھر جا کر اپنی بیوی سے پوچھا کہ گھر میں کچھ کھانے کو ہے؟ مَیں نے آنحضرت ﷺ کی حالت دیکھی ہے۔ بھوک سے بہت تکلیف والی حالت تھی میرے سے برداشت نہیں ہو سکی۔ تو اس نے کہا کہ چھوٹی سی بکری ہے اور کچھ تھوڑا سا آٹا ہے۔ تو انہوں نے بکری ذبح کر کے دی کہ اس کو پکاؤ اور آٹا گوندھو میں بُلا کے لاتا ہوں۔ ان کا نام جابر تھا۔ کہتے ہیں مَیں گیا اور بڑی آہستگی سے تا کہ کوئی اور نہ سن لے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے پاس کچھ گوشت اور جَو کا آٹا ہے، ان کے پکانے کے لئے میں اپنی بیوی سے کہہ آیا ہوں، آپ اپنے چند اصحاب کے ساتھ تشریف لے چلیں اور کھانا کھا لیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ارد گرد دیکھا اور آواز دی کہ سب انصار اور مہاجرین میرے ساتھ چلو، کھانا کھا لو، جابر نے ہماری دعوت کی ہے۔ تو کہتے ہیں اس پر تقریباً ایک ہزار لوگ جن کا فاقے سے برا حال تھا، وہ صحابی آپؐ کے ساتھ ہو گئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جاؤ اور اپنی بیوی سے کہنا کہ جب تک مَیں نہ آ جاؤں ہانڈی چولہے سے نہیں اتارنی اور روٹیاں بھی پکانی شروع نہیں کرنی۔ انہوں نے اپنی بیوی کو جا کے اطلاع کی تو انہوں نے کہا اب کیا ہو گا؟ لیکن آنحضرت ﷺ نے وہاں پہنچتے ہی بڑے اطمینان سے جہاں کھانا پک رہا تھا ہانڈی اور آٹے پر دعا فرمائی۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ روٹیاں پکانی شروع کر دو اور اس کے بعد آپؐ نے آہستہ آہستہ کھانا تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ جابر کہتے ہیں کہ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس کھانے میں سب لوگ سیر ہو کر اٹھ گئے اور ابھی ہماری ہنڈیا اُسی طرح ابل رہی تھی اور آٹا اسی طرح پک رہا تھا۔

(بخاری کتاب المغازی حالات غزوہ احزاب وفتح الباری جلد 7 صفحہ 304-307)

تو اللہ تعالیٰ کا یہ عجیب سلوک ہے، ظاہری سامان تو پیدا فرمائے لیکن جیسا کہ صفت ربّ کے یہ معنے ہیں کہ بھوکے کو کھانا کھلانا، ضرورت پوری کرنا، حاجتیں پوری کرنا وہ اس ذریعہ سے، معمولی سی دنیاوی مدد کے ساتھ اپنے جلوے دکھاتا گیا۔

جیسا کہ مَیں نے پہلے بتایا ہے اللہ تعالیٰ کا بندوں کو یہ بھی حکم ہے کہ تم میرے رنگ میں رنگین ہو۔ میری صفات اپنانے کی کوشش کرو اور اللہ کے بندے ایک دوسرے کا بھی خیال رکھیں۔ اس سے وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ٹھہرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ''**خدا کی ربوبیت یعنی نوع انسان اور غیر انسان کا مربی بننا اور ادنیٰ سے ادنیٰ جانور کو بھی اپنی مربیانہ سیرت سے بے بہرہ نہ رکھنا یہ ایک ایسا امر ہے اگر ایک خدا کی عبادت کا دعویٰ کرنے والا خدا کی اس صفت کو محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کو پسند کرتا ہے، یہاں تک کہ کمال محبت سے اس الٰہی سیرت کا پرستار بن جاتا ہے تو ضروری ہوتا ہے کہ وہ آپ بھی اس صفت اور سیرت کو اپنے اندر حاصل کرلے تا کہ اپنے محبوب کے رنگ میں آ جائے**''۔

(اشتہار واجب الاظہار۔ مورخہ 4 نومبر 1900ء۔ مشمولہ تریاق القلوب۔ تفسیر حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ 186)

یہاں جو حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ انسان اور غیر انسان کا مربی بننا اور اپنی مربیانہ سیرت سے بے بہرہ نہ رکھنا یہ انسان کا کام ہے۔ یہاں مربی سے مراد صرف تربیت کرنے والا نہیں جو عام معنے رائج ہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ سرپرست اور پرورش کرنے والا بننا۔ تو یہ فہم و ادراک کہ اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہونا ہے اور تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ کا نمونہ بننا ہے۔.......

روایات میں آتا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ اپنے عزیزوں کی بہت مدد کیا کرتے تھے۔ اس میں ایک مِسطح بن اثاثہ بھی تھا۔ جب اِفک کا واقعہ ہوا تو اس نے بھی حضرت عائشہؓ کے متعلق غلط باتیں کیں۔ لوگوں میں وہ باتیں پھیلائیں۔ اور جب اللہ تعالیٰ کی وحی کے بعد حضرت عائشہؓ کی بریت ثابت ہو

گئی تو حضرت ابوبکرؓ نے قسم کھائی کہ اب مَیں کبھی بھی اس کی مدد نہیں کروں گا۔ جب قسم کھالی تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ آیت نازل ہوئی کہ (-) (النور:23) اور تم میں سے صاحبِ فضیلت اور صاحبِ توفیق اپنے قریبیوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہ دینے کی قسم نہ کھائیں۔ پس چاہئے کہ معاف کر دیں اور درگزر کریں۔ کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں بخش دے اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے بعد پھر وظیفہ جاری فرما دیا اور یہ عہد کیا کہ مَیں وظیفہ کبھی بند نہیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا نمونہ اور فوری ردّعمل اور اس کی تعلیم کا یہ عرفان ہے کہ فوری طور پر اُس قسم کو توڑ دیا جس کا توڑنا کوئی گناہ نہیں۔ جو قسم اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف کھائی جائے اس کو توڑنا جائز اور ضروری ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ اُس کی ربوبیت کے تحت جو تمہارے ساتھ سلوک ہو رہا ہے، انسانوں سے سلوک ہو رہا ہے، جس میں رحم بھی ہے بخشش بھی ہے اور بہت سے دوسرے فیض بھی ہیں ان سے زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کے لئے تمہیں بھی ان کو اختیار کرنا چاہئے اور کسی بھی چیز کے خلاف دلوں میں کینے پیدا نہیں ہونے چاہئیں۔ ضرورت مند کی ضرورت پوری ہونی چاہئے۔ یہ نہیں کہ فلاں آدمی ایسا ہے، فلاں عہدیدار کے ساتھ صحیح تعلقات نہیں ہیں یا فلاں بات فلاں کو غلط کہہ دی ہے تو اس کو اگر ضرورت بھی ہے تو اس کی مدد نہیں کرنی۔ اس کی ضرورت پوری کرنا، اس کی مدد کرنا، اس کی بھوک مٹانا ایک علیحدہ چیز ہے اور انتظامی معاملات اور ان پہ ایکشن (Action) لینا ایک علیحدہ چیز ہے۔

آنحضرت ﷺ نے یہ واضح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات اختیار کرنے کے بعد یا ایسا کام کرنے کے بعد جو اللہ تعالیٰ کی صفت بھی ہے ایک بندہ، بندہ ہی رہتا ہے اور ربّ کے برابر نہیں پہنچ سکتا۔ بعض دفعہ بعض لوگوں کو خیال ہوتا ہے کہ ہم جن کی ضروریات پوری کر رہے ہیں شاید ان کے ربّ بن گئے ہیں۔ وہ بہرحال بندہ ہے پس ایک تو یہ کہ اس کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق نرمی کا سلوک کرنا چاہئے، دوسرے آپ نے اس حد تک احتیاط کی کہ فرمایا کہ تم میں سے کوئی اپنے غلام کو بھی عَبْدِیْ یعنی اے میرے بندے، کہہ کر نہ پکارے کیونکہ تم سب اللہ کے بندے ہو بلکہ یہ کہے کہ اے میرے غلام اور نہ ہی کوئی غلام اپنے مالک کو رَبِّیْ یعنی میرے ربّ کہے بلکہ وہ سیّدی یعنی اے میرے آقا کہہ کر پکارے۔

(صحیح مسلم کتاب الالفاظ باب حکم الطلاق لفظۃ العبد والامۃ)

تو مُرَبِّی بن کر، سرپرست بن کر، کسی کے مالک بن کر اس کو پالنے کی ذمہ داری ادا کرنے کے بعد بھی بندہ بندہ ہی رہتا ہے اور ربّ، ربّ ہے، اس کی صفات کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔ جبکہ انسان کا دائرہ محدود ہے تو یہ ساری احتیاطیں بھی انسان کے ذہن میں ہونی چاہئیں۔......

حضرت مسیح موعود کے ذریعہ سے جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت کا ادراک حاصل ہوا وہاں ہمارے پیارے ربّ کے آپ کے ساتھ سلوک کے نظارے بھی نظر آتے ہیں۔ جو اس نے حضرت مسیح موعود کے ساتھ کئے۔ پس حضرت مسیح موعود کا اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کی پہچان کروانے کے لئے آنا ضروری تھا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ”مَیں اس لئے بھیجا گیا ہوں تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں“۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ”خدا کا شناخت کرنا نبی کے شناخت کرنے سے وابستہ ہے“ فرمایا: ”نبی خدا کی صورت دیکھنے کا آئینہ ہوتا ہے“۔ اسی آئینہ کے ذریعہ سے خدا کا چہرہ نظر آتا ہے جب خدا تعالیٰ اپنے تئیں ظاہر کرنا چاہتا ہے تو نبی کو جو اس کی قدرتوں کا مظہر ہے دنیا میں بھیجتا ہے اور اپنی وحی اس پر نازل کرتا ہے اور اپنی ربوبیت کی طاقت اس کے ذریعہ سے دکھاتا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

”خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کو اسی آیت سے شروع کیا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ......اور جا بجا اس نے قرآن شریف میں صاف صاف بتلا دیا ہے کہ یہ بات صحیح نہیں ہے کہ کسی خاص قوم یا خاص ملک میں خدا کے نبی آتے رہتے ہیں بلکہ خدا نے کسی قوم اور کسی ملک کو فراموش نہیں کیا۔ اور قرآن شریف میں طرح طرح کی مثالوں میں بتلایا گیا ہے کہ جیسا کہ خدا ہر ایک ملک کے باشندوں کے لئے ان کے مناسب حال ان کی جسمانی تربیت کرتا آیا ہے ایسا ہی اس نے ہر ایک ملک اور ہر ایک قوم کو روحانی تربیت سے بھی فیضیاب کیا ہے۔ جیسا کہ وہ قرآن شریف میں ایک جگہ فرماتا ہے (-) (فاطر:25) کہ کوئی ایسی قوم نہیں جس میں کوئی نبی یا رسول نہیں بھیجا گیا۔

سو یہ بات بغیر کسی بحث کے قبول کرنے کے لائق ہے کہ وہ سچا اور کامل خدا جس پر ایمان لانا ہر ایک بندہ کا فرض ہے وہ ربّ العالمین ہے اور اس کی ربوبیت کسی خاص قوم تک محدود نہیں اور نہ کسی خاص زمانہ تک اور نہ کسی خاص ملک تک بلکہ وہ سب قوموں کا ربّ ہے اور تمام زمانوں کا ربّ ہے اور تمام مکانوں کا ربّ ہے اور تمام ملکوں کا وہی ربّ ہے اور تمام فیوض کا وہی سرچشمہ ہے اور ہر ایک جسمانی اور روحانی طاقت اُسی سے ہے اور اُسی سے تمام موجودات پرورش پاتی ہیں اور ہر ایک وجود کا وہی سہارا ہے۔

خدا کا فیض عام ہے جو تمام قوموں اور تمام ملکوں اور تمام زمانوں پر محیط ہو رہا ہے۔ یہ اس لئے ہوا کہ تا کسی قوم کو شکایت کرنے کا موقع نہ ملے اور یہ نہ کہیں کہ خدا نے فلاں فلاں قوم پر احسان کیا مگر ہم پر نہ کیا۔ یا فلاں قوم کو اس کی طرف سے کتاب ملی تا وہ اس سے ہدایت پاویں مگر ہم کو نہ ملی۔ یا فلاں زمانہ میں وہ اپنی وحی اور الہام اور معجزات کے ساتھ ظاہر ہوا مگر ہمارے زمانہ میں مخفی رہا۔ پس اس نے عام فیض دکھلا کر ان تمام اعتراضات کو دفع کر دیا۔ اور اپنے ایسے وسیع اخلاق دکھلائے کہ کسی قوم کو اپنے جسمانی اور روحانی فیضوں سے محروم نہیں رکھا اور نہ کسی زمانہ کو بے نصیب ٹھہرایا“۔

(پیغام صلح، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 441-442)

پرانے زمانے میں انبیاء اپنی اپنی قوموں کے لئے آتے رہے۔ پھر آنحضرت ﷺ کی بعثت کے بعد جب آپ کو تمام دنیا کے لئے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا تو تمام دنیا کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کر دیا۔ ہم خوش قسمت ہیں جنہوں نے اس زمانے کے امام کو جو............ ہے مان کر اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت کا فہم وادراک حاصل کیا۔ پس اس میں بڑھنا اور مزید فیض اٹھانے کی کوشش کرنا ہر احمدی کا کام ہے۔

صفتِ ربوبیت کے تحت حضرت مسیح موعود کی ذات سے اللہ تعالیٰ کا جو سلوک تھا اب میں اس کی چند مثالیں پیش کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود کو ابتدا سے ہی دنیاداری سے کوئی دلچسپی نہیں تھی اس لئے کوئی دنیاداری کا کام نہیں کرتے تھے بلکہ قرآن میں ہر وقت غور کرنا اور اس میں غرق رہنا اور اللہ تعالیٰ کی طرف لَو لگائے رکھنا آپ کا کام تھا اس لئے دنیاوی ضروریات کے لئے اپنے والد صاحب پر آپ کا بڑا انحصار تھا۔ جب آپ کے والد صاحب کی وفات کا وقت قریب آیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اطلاع دی تو جو ایک ظاہری انسانی بشری تقاضا ہوتا ہے اس کے تحت آپ کو فکر ہوئی جس کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ: ”جب مجھے حضرت والد صاحب مرحوم کی وفات کی نسبت اللہ جلّشانہ کی طرف سے یہ الہام ہوا جو مَیں نے ابھی ذکر کیا ہے“ اس الہام کو مَیں نے یہاں نہیں بتایا، بہرحال ایک الہام ہوا تھا کہ وفات کا وقت قریب ہے ”تو بشریت کی وجہ سے مجھے خیال آیا کہ بعض وجوہ آمدن حضرت والد صاحب کی زندگی سے وابستہ ہیں پھر نہ معلوم کیا کیا ابتلا ہمیں پیش آئے گا۔ تب اسی وقت یہ دوسرا الہام ہوا (-) یعنی کیا خدا اپنے بندے کو کافی نہیں ہے اور اس الہام نے عجیب سکینت اور اطمینان بخشا اور فولادی میخ کی طرح میرے دل میں یہ دھنس گیا۔ پس مجھے اس خدائے عزوجل کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے اپنے اس مبشرانہ الہام کو ایسے طور سے مجھے سچا کر کے دکھلایا کہ میرے خیال اور گمان میں بھی نہ تھا۔ میرا وہ ایسا متکفل ہوا کہ کبھی کسی کا باپ ہرگز ایسا متکفل نہیں ہوگا“۔

(کتاب البریّہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 194-195 حاشیہ)

ایک الہامی دعا کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

”پہلے اس سے چندمرتبہ الہامی طور پر خدائے تعالیٰ نے اس عاجز کی زبان پر یہ دعا جاری کی تھی کہ (-) یعنی اے میرے ربّ مجھے ایسا مبارک کر کہ ہر جگہ مَیں بودوباش کروں برکت میرے ساتھ رہے۔ پھر خدا نے اپنے لطف واحسان سے وہی دعا کہ جو آپ ہی فرمائی تھی قبول فرمائی“۔

پہلے دعا سکھائی پھر قبول فرمائی۔ ”اور یہ عجیب بندہ نوازی ہے کہ اوّل آپ ہی الہامی طور پر زبان پر سوال جاری کرنا اور پھر یہ کہنا کہ یہ تیرا سوال منظور کیا گیا ہے“۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 621۔ حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

اس طرح کے بے شمار الہامات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو دعائیں سکھائیں اور پھر انہیں قبول فرمایا۔ تو جہاں یہ قبولیت دعا کے نشانات ہیں ربوبیت کے جلوے کا بھی اظہار ہے۔ ایک دو اور مثالیں مَیں دے دیتا ہوں۔

ایک الہام ہے (-) کہ اے خدا بزرگ زلزلہ کے ظہور میں کسی قدر تاخیر کر دے۔

تو اگلا حصہ ہے (-) کہ خدا نمونہ قیامت کے زلزلہ کے ظہور میں ایک وقت مقررہ تک تاخیر کر دے گا۔

(تذکرہ صفحہ 556-557)

پھر ہے کہ (-) کہ اے میرے رب مجھے آگ سے نکال۔

اور اگلا حصہ پھر الہام ہوتا ہے (-) کہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے آگ سے نکالا۔

(تذکرہ صفحہ 612)

یہاں بھی پہلے دعا سکھائی پھر قبولیت کا نشان۔

پھر ایک دعا ہے (-) اے میرے رب مجھے اپنے وہ انوار دکھا جو مُحیطِ کُل ہوں۔ (-) کہ مَیں نے تجھے روشن کیا اور تجھے برگزیدہ کیا۔ (تذکرہ صفحہ 534)

یہاں بھی وہی اظہار ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

”کچھ تھوڑے دن ہوئے ہیں کہ مجھ کو خواب آیا تھا کہ ایک جگہ میں بیٹھا ہوں یک دفعہ کیا دیکھتا ہوں کہ غیب سے کسی قدر روپیہ میرے سامنے موجود ہو گیا ہے۔ مَیں حیران ہوا کہ کہاں سے آیا۔ آخر میری رائے ٹھہری کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے نے ہماری حاجات کے لئے یہاں رکھ دیا ہے۔ پھر ساتھ الہام ہوا کہ (-) کہ مَیں تمہاری طرف بھیجتا ہوں اور ساتھ ہی میرے دل میں پڑا کہ اس کی یہ تعبیر ہے کہ ہمارے مخلص دوست حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب ایک فرشتہ کے رنگ میں متمثّل کئے گئے ہوں گے اور غالباً وہ روپیہ بھیجیں گے اور اس خواب کو عربی زبان میں اپنی کتاب میں لکھ دیا۔

(از مکتوب 6/مارچ 1895ء بنام سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی۔ مکتوبات احمدیہ جلد 5 حصہ اول صفحہ 3 بحوالہ تذکرہ صفحہ 225-226)

چنانچہ تصدیق ہو گئی اور الہام پورا ہو گیا۔

فرماتے ہیں کہ ”18 برس سے ایک یہ پیشگوئی ہے (-) ترجمہ: وہ خدا سچا خدا ہے جس نے تمہارا دامادی کا تعلق ایک شریف قوم سے جو سید تھے کیا اور خود تمہاری نسب کو شریف بنایا............“۔

فرماتے ہیں: ”اس پیشگوئی کو دوسرے الہامات میں اور بھی تصریح سے بیان کیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ اس شہر کا نام بھی لیا گیا تھا جو دہلی ہے“۔ حضرت امّاں جان سے جب دوسری شادی ہوئی تھی یہ اس وقت کا واقعہ ہے۔ ”اور یہ پیشگوئی بہت سے لوگوں کو سنائی گئی تھی............اور جیسا کہ لکھا گیا تھا ایسا ہی ظہور میں آیا کیونکہ بغیر سابق تعلقات قرابت اور رشتہ کے دہلی میں ایک شریف اور مشہور خاندان سیادت میں میری شادی ہو گئی............“۔

فرماتے ہیں: ”سو چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت (-) کی ڈالے گا اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہو گا اس لئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو اُن نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلاوے۔ اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ جس طرح سادات کی دادی کا نام شہر بانو تھا اسی طرح میری یہ بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہو گی اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے۔ یہ تفاؤل کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے تمام جہان کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ کبھی ناموں میں بھی اس کی پیشگوئی مخفی ہوتی ہے“۔

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 273-275)

تو دیکھیں کہاں وہ وقت کہ والد صاحب کی وفات کا سن کر آپ کو فکر ہو رہی ہے کہ ضرورت کی چیزیں اب کس طرح میسر ہوں گی اور کہاں اللہ تعالیٰ کی تسلی کہ (-) جب یہ کہہ دیا تو اس تسلی کے بعد اس ربّ العالمین نے تمام جہان کی مدد کے لئے آپ کے خاندان کی بنیاد ڈالی ہے اور پھر یہ بھی ہے کہ اس خاندان کی بنیاد جس نے تمام جہان کی مدد کرنی ہے۔

............حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

”خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ دراصل مَیں ہی تمہاری پرورش کرتا ہوں۔ جب خدا تعالیٰ کی پرورش نہ ہو تو کوئی پرورش نہیں کر سکتا۔ دیکھو جب خدا تعالیٰ کسی کو بیمار ڈال دیتا ہے تو بعض دفعہ طبیب کتنا ہی زور لگاتے ہیں مگر وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ طاعون کے مرض کی طرف غور کرو۔ سب ڈاکٹر زور لگا چکے مگر یہ مرض دفع نہ ہوا۔ اصل یہ ہے کہ سب بھلائیاں اسی کی طرف سے ہیں اور وہی ہے کہ جو تمام بدیوں کو دور کرتا ہے۔

پھر فرماتا ہے ...... (الفاتحہ: 2) سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور تمام پرورشیں، تمام جہان پر اسی کی ہیں“۔

(البدر نمبر 24 جلد 2 صفحہ 186۔ مورخہ 3/جولائی 1903۔ ملفوظات جلد سوم صفحہ 349 جدید ایڈیشن)

آخر پر آنحضرت ﷺ کی ایک دُعا پڑھتا ہوں جس کا ذکر حدیث میں یوں ملتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کرب کے وقت میں یہ دعا کیا کرتے تھے کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو سب سے بڑا اور بردبار ہے، کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو عرش عظیم کا ربّ ہے، کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو آسمانوں اور زمین کو پالنے والا ہے اور عرش کریم کا ربّ ہے۔

(بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء عند الکرب)

اصل میں تو آنحضرت ﷺ کا اوڑھنا بچھونا اللہ تعالیٰ کی ذات اور رب العالمین کے سامنے جھکنا ہی تھا۔ ہو سکتا ہے کہ روایت کرنے والے نے بعض خاص حالات میں زیادہ شدت سے آپ کو کسی وقت یہ دعا کرتے دیکھا ہو اور اس کا اظہار ہوا ہو۔ تو بہر حال یہ ایک جامع دعا ہے جو ہمیشہ ہمارے پیش نظر رہنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے ربّ کی صحیح پہچان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

احمدیت کی برکات

مجھے اپنے بچپن کے زمانہ میں ضلع گجرات کے لوگوں کا یہاں آنا یاد ہے۔ اس وقت سیالکوٹ اور گجرات سلسلہ کے مرکز سمجھے جاتے تھے۔ گورداسپور بہت پیچھے تھا کیونکہ قاعدہ ہے کہ نبی کی اپنے وطن میں زیادہ قدر نہیں ہوتی۔ اس زمانہ میں سیالکوٹ اول نمبر پر تھا اور گجرات دوسرے نمبر پر۔ مجھے گجرات کے بہت سے آدمیوں کی شکلیں اب تک یاد ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ بہت سے اخلاص کی وجہ سے کہ تا وہ بھی حضرت مسیح موعود کے اس الہام کو پورا کرنے والے بنیں کہ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ. نہ اس وجہ سے کہ انہیں مالی تنگی ہوتی ' پیدل چل کر قادیان آتے۔ ان میں بڑے بڑے مخلص تھے جو حضرت مسیح موعود کا قرب رکھتے۔ یہ بھی ضلع گجرات کے لوگوں کا ہی واقعہ ہے جو حافظ روشن علی صاحب مرحوم سنایا کرتے تھے اور میں بھی اس کا ذکر کر چکا ہوں کہ جلسہ سالانہ کے ایام میں ایک جماعت ایک طرف سے آ رہی تھی اور دوسری دوسری طرف سے۔ حافظ صاحب کہتے۔ میں نے دیکھا وہ دونوں گروہ ایک دوسرے سے ملے اور رونے لگ گئے۔ میں نے پوچھا۔ تم کیوں روتے ہو؟ وہ کہنے لگے ایک حصہ ہم میں سے وہ ہے جو پہلے ایمان لایا اور اس وجہ سے دوسرے حصہ کی طرف سے اسے اس قدر دکھ دیا گیا اور اتنی تکالیف پہنچائی گئیں کہ آخر وہ گاؤں چھوڑنے پر مجبور ہو گیا پھر ہمیں ان کی کوئی خبر نہ تھی کہ کہاں چلے گئے۔ کچھ عرصہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے احمدیت کا نور ہم میں بھی پھیلایا اور ہم جو احمدیوں کو اپنے گھروں سے نکالنے والے تھے خود احمدی ہو گئے۔ ہم یہاں جو پہنچے تو اتفاقاً اللہ تعالیٰ کی حکمت کے ماتحت ہمارے وہ بھائی جنہیں ہم نے اپنے گھروں سے نکالا تھا دوسری طرف سے آ نکلے۔ جب ہم نے ان کو آتے دیکھا تو ہمارے دل اس درد کے جذبہ سے پر ہو گئے کہ یہ لوگ ہمیں ہدایت کی طرف کھینچتے تھے مگر ہم ان سے دشمنی اور عداوت کرتے تھے یہاں تک کہ ہم نے ان کو گھروں سے نکلنے پر مجبور کر دیا آج خدا نے اپنے فضل سے ہم سب کو اکٹھا کر دیا۔

(انوار العلوم جلد 13 صفحہ 86)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب شادی

مکرم ناصر احمد ساجد صاحب نائب افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے بیٹے مکرم خالد محمود صاحب کی شادی مورخہ 15 جنوری 2007ء کو ہوئی۔ بارات ربوہ سے نارووال گئی اور اس موقع پر مکرم احسان اللہ چیمہ صاحب مربی سلسلہ دعوت الی اللہ نے مکرم خالد محمود صاحب کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ منصورہ خانم صاحبہ بنت مکرم مرزا عبدالمجید صاحب مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر کیا اور دعا کروائی۔ اگلے روز مورخہ 16 جنوری 2007ء کو دارالعلوم شرقی نور میں ولیمہ کا اہتمام کیا گیا اس موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

مکرم محمد انوار الحق صاحب کلرک شعبہ مال جماعت احمدیہ لاہور تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کا بیٹا بلال احمد متعلم کلاس دہم اور بچی مہوش انور متعلم کلاس چہارم کو گزشتہ چند دنوں سے سردی کی وجہ سے بخار ہے کھانسی کی وجہ سے رات نیند نہیں آتی۔ علاج جاری ہے احباب جماعت سے ہر دو بچوں کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم منور نصیر احمد صاحب زعیم مجلس انصاراللہ دارالنصر غربی منعم ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے خسر محترم پروفیسر محمد حسین گلزار صاحب پرنسپل (ر) گورنمنٹ کالج فار بوائز برائے محروم سماعت گلبرگ لاہور دل کے شدید اٹیک کی وجہ سے مورخہ 16 جنوری 2007ء کو بعمر 77 سال مولائے حقیقی سے جاملے۔ مرحوم دین کی غیرت رکھنے والے انتہائی مخلص خادم احمدیت تھے پندرہ سال کی عمر میں احمدیت قبول کی اور تادم آخر اپنے اس عہد پر قائم رہے۔ مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے مورخہ 18 جنوری 2007ء کو بعد از نماز عصر بیت المبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی اور بعد تدفین بہشتی مقبرہ مکرم شیخ مظفر احمد ظفر صاحب امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد نے دعا کروائی۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ مکرمہ امۃ الباری صاحبہ سابقہ صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ راجگڑھ لاہور کے علاوہ دو بیٹے مکرم ندیم گلزار صاحب ایڈیشنل سیشن جج، مکرم نعیم گلزار صاحب یو۔کے اور چار بیٹیاں مکرمہ امۃ القدوس صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالسلام نوید صاحب شیزان انٹرنیشنل لاہور، مکرمہ ریحانہ گل صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب جرمنی، مکرمہ بشریٰ ناصر صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالنور ناصر صاحب ایڈیشنل سیشن جج، اور خاکسار کی اہلیہ مکرمہ نبیلہ منور صاحبہ ربوہ یادگار چھوڑی ہیں۔ تمام احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(اقبال سنز کی فخریہ پیشکش)
(ائیر کنڈیشنڈ لگژری کوچ)
لاہور سے ربوہ
نان سٹاپ/موٹروے
روانگی ربوہ کیلئے
فون بکنگ رابطہ: 042-6132794
سکندریہ کالونی چوک یتیم خانہ سے شام 5:30 بجے
ربوہ سے کراچی A/C
براستہ ملتان۔ بہاولپور، سکھر
لاری اڈا ربوہ سے ہر روز روانگی 10:30 بجے صبح
مزید معلومات کیلئے ربوہ گڈز بس سٹاپ
0345-7874222-047-6211222-6214222

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ویز بورڈ، لیمینیشن بورڈ فلش ڈور، مولڈنگ، کیلئے تشریف لائیں۔
فیصل ٹریڈنگ کمپنی
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
طالب دعا: فیصل خلیل خاں، قیصر خلیل خاں
فون: 7563101 موبائل: 0300-4201198

جائیداد کی خرید و فروخت کا بااعتماد ادارہ
شاہد اسٹیٹ ایجنسی
مین بازار۔ نشاط کالونی لاہور کینٹ
طالب دعا: شاہد مسعود اعوان
فون آفس: 0300-8180864-5745695

جنود ڈینٹل لیبارٹری
بلاک 12 سرگودھا
فل سیٹ، فکس دانت، برج، کراؤن، پورسلین ورک کیلئے
فون: 048-3713878 موبائل: 0320-5741490
Email:m.jonnud@yahoo.com

ڈیلر: سی آر سی شیٹ اور کوائل
الرحیم سٹیل
139۔ لوہا مارکیٹ لنڈا بازار۔ لاہور
طالب دعا: عبدالرحیم، عبدالقیوم
فون آفس: 7653853-7669818 فیکس: 7663786
Email:alraheemsteel@hotmail.com

مشہور انگریز کیمسٹ
جوزف پریسٹلے

مشہور انگریز کیمسٹ جوزف پریسٹلے 13 مارچ 1733ء کو پیدا ہوا۔ اس کا باپ ایک غریب جولاہا تھا۔ جو جوزف کی سات برس کی عمر میں ہی وفات پا گیا۔ جوزف نے ابتداء میں مذہبی تعلیم حاصل کی اور ایک چھوٹے سے گرجا میں پادری ہوگیا۔ مگر جزوقتی طور پر سائنس کے تجربات بھی کرتا رہا جس سے اسے ابتدائے عمر سے دلچسپی تھی۔

شروع شروع میں اسے برقیات سے دلچسپی رہی اور اس نے اس موضوع پر ایک تحقیقی کتاب The History and Present State of Electricity Dephlogisticated Air بھی تصنیف کی۔ جس کے نتیجے میں اسے 1766ء میں رائل سوسائٹی کا رکن منتخب کرلیا گیا۔

اسی زمانے میں اس نے ایک ایسے مکان میں رہائش اختیار کی جو ایک شراب خانے سے متصل تھا۔ یہاں اس نے کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس کے خواص کا مشاہدہ کیا اور دیکھا کہ اس گیس میں جلتی ہوئی اشیاء بجھ جاتی ہیں۔ اس نے اس گیس کو مصنوعی طور پر پیدا کرنے کا بھی تجربہ کیا۔ پھر اس نے 1772ء میں اس گیس کو پانی میں حل کر کے ''سوڈا واٹر'' تیار کرنے کا طریقہ بھی ایجاد کیا۔ اس کی اس کامیابی پر اسے فرانسیسی اکیڈمی کا رکن بھی منتخب کرلیا گیا۔

اسی دوران اسے اپنے دوست لارڈ شیلبرن کے کتب خانے کا نگران بننے کی پیشکش ہوئی اس کتب خانے کے ساتھ ہی ایک تجربہ خانہ بھی تھا۔ پریسٹلے نے یہ پیشکش قبول کی اور اس کتب خانے سے وابستگی کے دوران اس نے متعدد اور اہم ترین سائنسی تجربات کئے۔ شیلبرن کے ہمراہ وہ فرانس بھی گیا۔ جہاں اس کی ملاقات مشہور کیمسٹ انطونی لیوائزے سے ہوئی۔ پریسٹلے اس ملاقات سے پہلے ہی ''آکسیجن'' گیس دریافت کرچکا تھا۔ مگر اس نے اسے Dephlogisticated Air کا نام دیا تھا۔ لیوائزے نے اس کی دریافت کی تصدیق کی اور بتایا کہ یہ ایک نیا مادہ ہے لیوائزے نے اسے ''آکسیجن'' کا نام دیا۔

یہ وہی زمانہ تھا۔ جب ''انقلاب فرانس'' رونما ہوا تھا۔ پریسٹلے نے انقلاب فرانس کی کھل کر حمایت کی۔ جس کے باعث انگلستان کے عوام اس کے خلاف ہو گئے۔ انہوں نے ایک مرتبہ تو اس کے تجربہ خانہ اور کتب خانے کو تہس نہس کر دیا۔ خوش قسمتی سے پریسٹلے کی جان بچ گئی۔ 1794ء میں پریسٹلے امریکہ روانہ ہوگیا۔ جہاں اسے ہر طرح کے مراتب اور عہدے پیش کئے گئے۔ بینجمن فرینکلن نے بھی اس کی بڑی آؤ بھگت کی۔ خود صدر امریکہ جارج واشنگٹن نے اسے شرف مہمانی بخشا۔

امریکہ کے قیام کے دوران پریسٹلے نے اپنے تجربات جاری رکھے۔ اس نے نہ صرف آکسیجن کے فوائد خواص اور استعمالات دریافت کئے بلکہ اس نے یہ بھی ثابت کیا کہ انسانوں اور پودوں میں سانس لینے کا عمل بالکل برعکس ہوتا ہے۔ انسان آکسیجن گیس لیتے ہیں اور کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج کرتے ہیں اور پودے کاربن ڈائی آکسائیڈ لیتے ہیں اور آکسیجن خارج کرتے ہیں اسی زمانے میں اس نے ایک اور مہلک گیس کاربن مونو آکسائیڈ کا پتہ چلایا۔

امریکی لوگ بجا طور پر فخر کرسکتے ہیں کہ انہوں نے ایسے بہت سارے لوگوں کو پناہ دی جو اپنے وطن میں ظلم وستم کا شکار تھے۔ جوزف پریسٹلے بھی انہی لوگوں میں سے ایک تھا۔

6 فروری 1804ء جوزف پریسٹلے کا یوم وفات ہے

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
6-D Madina Steel Sheet Market
Landa Bazar, Lahore
PH:0092-42-7656300-7642369
Fax:7667414
Talb-E-Duaa: Kamal Nasir, Jamal Nasir

New MIAN BHAI
10 Montgomery Road
Lahore -6 Pakistan
Deals in Suzuki Genuine Parts
PH:6313372-6313373

دوا ایک وسیلہ ہے اور شفاء عطیہ خداوندی ہے
ماہر امراض
ٹانسلز، بخار، معدہ، پیٹ، یرقان، گردہ ومثانہ، پراسٹیٹ، بواسیر، مردانہ کمزوری بانجھ پن اور نرینہ اولاد سے محروم حضرات کیلئے۔
D.H.M.S
R.H.M.P
ہومیوپیتھک ڈاکٹر عزیز احمد خان
اوقات مشورہ: صبح 10:30 تا 12:30 شام: بعد نماز عصر تا مغرب
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
ڈگری کالج روڈ۔ رحمان کالونی ربوہ 35460 پاکستان
فون: 047-6211399 فیکس: 047-6212217

درخواست دعا

مکرم مولانا محمد اعظم اکسیر صاحب ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب ٹورانٹو کینیڈا کی نواسی یُسریٰ ظفر بنت مکرم چوہدری ظفر احمد صاحب عمر ایک سال کے کان کا آپریشن 6 فروری 2007ء کو متوقع ہے۔ عزیزہ کی سماعت بند ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے آپریشن کو کامیاب کرے، کوئی پیچیدگی پیدا نہ ہو اور سماعت پوری طرح بحال ہو جائے۔ آمین

مکرم چوہدری مظفر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا بیٹا پیدائش کے بعد یرقان کی وجہ سے شدید بیمار ہے اور شیخ زاید ہسپتال کے I.C.U میں زیر علاج ہے احباب جماعت کی خدمت میں شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرمہ بشریٰ سیال صاحبہ تحریر کرتی ہیں کہ میرے والد مکرم چوہدری عبدالوحید صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لاہور فرش پر گر گئے اور کولہے میں فریکچر ہو گیا تھا شیخ زاید ہسپتال میں آپریشن ہوا ہے اور کمزوری بھی ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

محبت سب کیلئے ☆ نفرت کسی سے نہیں
مدراسی، اٹالین، سنگاپوری اور ڈائمنڈ کی جدید اور فینسی ورائٹی کیلئے تشریف لائیں۔
الفضل جیولرز صرافہ بازار سیالکوٹ
طالب دعا: عبدالستار۔ عمیر ستار
فون شوروم: 052-4592316 فون رہائش: 052-4292793
موبائل: 0300-9613255-6179077
Email:alfazal@skt.comset.net.pk

البشیرز۔ اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
شوروم چنیوٹ فون 049-4423173 ربوہ 047-6214510

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون: 047-6213158

معائنہ نظر بذریعہ کمپیوٹر
نعیم آپٹیکل سروس
ڈاکٹر نعیم احمد
کنٹیکٹ لینز دستیاب ہیں
عینکیں ڈاکٹری نسخہ کے مطابق لگائی جاتی ہیں
چوک کچہری بازار فیصل آباد 041-2642628 041-2613771

STUDY ABROAD
Study Visa for All Universities & Colleges of the World in your favourite Programs
LANGUAGES
IELTS, SPOKEN ENGLISH, GERMAN
Air Conditioned Rooms & Hostel Facility
Proceed Abroad Services
Suite#4, 2nd Floor, Omer Centre
Akbar Chowk, Township-Lahore
Manshad Ahmad
Cell 0321-4015667 Tel 042-6113266
Info@paspk.com www.paspk.com

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

دلہن جیولرز
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
Mob: 0300-9491442
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

لوڈ شیڈنگ کا بہترین متبادل
کنورٹر
جو آپ کے گھر کی ٹیوب اور پنکھے ایک لمحہ بھی بند نہ ہونے دے۔ 300W اور 500W میں دستیاب ہیں
فل آٹومیٹک اور ایک سال کی گارنٹی کے ساتھ
نیز فریج۔ ڈیپ فریزر اور اے سی کیلئے سٹیبلائزر بازار سے سستے ریٹ پر دستیاب ہیں۔
تاج اینڈ سنز الیکٹرک سٹور اقصیٰ چوک ربوہ
فون: 047-6213765 موبائل: 0301-7977210

نئی پرانی گاڑیوں کا مرکز
محمود موٹرز
رابطہ: مظفر محمود
فون 5162622 ▪ 5170255 ▪
555A مولانا شوکت علی روڈ۔ نزد جناح ہسپتال فیصل ٹاؤن۔ لاہور

گارڈر سریا، ٹی آئرن، پلاسٹک رنگ و روغن، دروازے
چوہدری آئرن سٹور
بیرون غلہ منڈی۔ سرگودھا 0483713984
طالب دعا: محمود احمد 300-9605517

4½ فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
فریج۔ فریزر۔ واشنگ مشین
T.V۔ گیزر۔ ائرکنڈیشنر
سپلیٹ۔ ٹیپ ریکارڈر
موبائل فون دستیاب ہیں
عثمان الیکٹرونکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
طالب دعا: انعام اللہ
7231680
7231681
7223204
Email:uepak@hotmail.com

فخر الیکٹرونکس
طالب دعا: شیخ انوار الحق، شیخ منیر احمد
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت
ہمارے ہاں ریفریجریٹر، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، کوکنگ رینج، گیزر، سپلٹ اے سی، ویکیوم کلینر، مائیکرو ویو اوون اور ہر طرح کی الیکٹرونکس مصنوعات دستیاب ہیں۔ وی سی ڈی اور کلر ٹی وی کی تمام ورائٹی دستیاب ہے۔
ڈیلر = ڈاؤلینس = پیل = ویوز = فلپس = ایل جی = سام سنگ
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
فون: 7223347,7239347,7354873
موبائل: 0300-4847216,0300-9403614
{New sat}
مکمل ڈش انٹینا بمعہ فٹنگ نیو سیٹ ریسیور کے ساتھ صرف -/5000 روپے میں

بریکنگ نیوز
احمدی احباب کیلئے
سپیشل شادی پیکج
ڈبل ڈور فریج پیل ڈاؤلینس 12CFT
کلر 21" T.V LG/Samsung Flate
T.V ٹرالی
جوسر بلینڈر
ڈبل واشنگ مشین
الیکٹرک استری
سینڈوچ میکر
مائیکرو ویو اوون
صرف 42,000 میں حاصل کریں فری ہوم ڈلیوری (لاہور میں)
اس کے علاوہ گیس اور الیکٹرک اپلائینسز کی مکمل ورائٹی کیلئے تشریف لائیں
پاکستان الیکٹرونکس
042-5118557
042-5124127
26/2/c1 نزد غوثیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور Mob:0321-4550127
طالب دعا: مقصود اے ساجد (سابقہ ریجنل سیلز منیجر PEL)

Mr. Khan is back with
I.E.L.T.S/T.O.E.F.L & English Classes
● Dedicated world class Instructor
● Proven Teaching strategies
● Discounts for children of Waqfeen-e-Zindagi
● Meet the Immigration & Foreign University Admission requirements with confidence
● Don't risk your future & education anywhere else
Big or small, Mr. Khan will teach you all,
Come young, come old, get your money's worth in gold,
Don't drop the ball, Pick up the phone & call,
Twinkle Star Nursery School & Language Academy
047-6211800 9:00 am - 1:00 pm
Mobile:0300-474-9383 2:30 pm - 6:00 pm
Safeer Ahmad Khan, M.A (Edu) U.S.A

ربوہ میں طلوع و غروب 6 فروری

طلوع فجر	5:33
طلوع آفتاب	6:56
زوال آفتاب	12:23
غروب آفتاب	5:49

اکسیر بدن سیرپ
فولاد کی کمی کو دور کر کے طاقت بحال کرتا ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434 فیکس: 6213966

DASCO
BEST QUALITY PARTS
داؤد آٹوز
ڈیلر: ٹویوٹا، سوزوکی، شہزور ہنڈائی ڈاٹسن کے جینئین اینڈ لوکل پارٹس
13-KA آٹو سنٹر۔ بادامی باغ۔ لاہور
طالب دعا: داؤد احمد، محمد عباس، محمود احمد، ناصر احمد
فون شوروم: 042-7700448-7725205

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

Admissions Open
In United Kingdom, United States of America, Canada, Ireland & Greece for Fall/ Winter Intakes.
IELTS/TOEFL We also provide Classes for IELTS/ TOEFL Tests with Hostel Facility
Education Concern®
Mr. Farrukh Luqman.Cell:0301-4411770
829-C Fasial Town, Lahore, Pakistan
Phone:+92-42-5177124/5162310Fax+92-42-5164619
URL:www.educoncern.tk
Email:edu_concern@cyber.net.pk

CPL-29FD